اوّل ایڈیشن: جُمادی الاُولیٰ 1442ھ/ جنوری 2021

نمازِ وتر کے بنیادی احکام سے متعلق ایک عام فہم رسالہ

نمازِ وتر کے احکام

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

پیش لفظ

زیرِ نظر رسالہ ’’سلسلہ اصلاحِ اَغلاط‘‘ کے تحت تحریر کیے جانے والے نمازِ وتر کے احکام کا مجموعہ ہے۔ حضرات اہلِ علم سے درخواست ہے کہ اس تحریر میں کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں، بندہ ممنون رہے گا۔ جزاکم اللہ خیرًا

اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرما کر بندہ کے لیے، بندہ کے والدین، اہل وعیال، خاندان، اساتذہ کرام، حضرات اکابر، احباب اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے صدقہ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔

بندہ مبین الرحمٰن
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
جُمادی الاُولیٰ 1442ھ/ جنوری 2021
03362579499

تفصیلی فہرست

نمازِ وتر کا وقت:

جو وقت نمازِ عشا کا ہے وہی نمازِ وتر کا بھی ہے کہ جیسے ہی نمازِ مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو نمازِ عشا کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور اسی کے ساتھ ہی نمازِ وتر کا وقت بھی شروع ہو جاتا ہے۔ نمازِ وتر کا آخری وقت صبح صادق تک رہتا ہے کہ صبح صادق کا وقت داخل ہوتے ہی نمازِ وتر قضا ہو جاتی ہے، البتہ یہ واضح رہے کہ وتر کی نماز کو عشا کی فرض نماز سے پہلے ادا کرنا جائز نہیں، لیکن اگر کسی نے بھول کر عشا کی نماز سے پہلے وتر کی نماز ادا کر لی تو ادا ہو جائے گی، اسی طرح اگر وتر کی نماز ادا کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ عشا کی فرض نماز تو فاسد ہو گئی تھی تو ایسی صورت میں بھی وتر کی نماز ادا ہو گئی، اسے دوبارہ دہرانے کی ضرورت نہیں۔

(رد المحتار، فتاویٰ عالمگیری، عمدۃ الفقہ ودیگر کتب)

نمازِ وتر کے بعد تہجد ادا کرنے کا حکم:

نمازِ تہجد میں بہتر یہی ہے کہ وہ نمازِ وتر سے پہلے ادا کی جائے اور نمازِ وتر کو رات کی آخری نماز بنائی جائے، لیکن اگر کوئی شخص وتر کے بعد تہجد ادا کرے تب بھی درست ہے، اس لیے جو شخص رات کو اُٹھ کر تہجد ادا کرنے کا عادی ہو تو اس کے لیے بہتر یہی کہ وہ تہجد کے بعد وتر ادا کرے۔ لیکن جو شخص رات کو اُٹھ کر تہجد ادا کرنے کا عادی نہ ہو تو وہ سونے سے پہلے وتر ادا کر لے، پھر اگر رات کو اٹھنا نصیب ہوا تو تہجد ادا کر لے۔

(رد المحتار)

احادیث مبارکہ اور فقہی عبارات

- سنن ابی داود:

١٤٢٠- عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ وَهِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ وَهِيَ الْوِتْرُ فَجَعَلَهَا لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ».

١٤٣٨- عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ».

- **مصنف ابن ابی شیبہ:**

٦٨٣٣- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا».

٦٧٧١- عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ آخِرَ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّله، وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ؛ فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ -وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: مَحْضُورَةٌ- وَذَلِكَ أَفْضَلُ».

- **صحیح بخاری:**

٩٩٨- عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا».

- **الدر المختار:**

بَابُ الْوِتْرِ وَالنَّوَافِلِ: (هُوَ فَرْضٌ عَمَلًا وَوَاجِبٌ اعْتِقَادًا وَسُنَّةٌ ثُبُوتًا) بِهَذَا وَفَّقُوا بَيْنَ الرِّوَايَاتِ، وَعَلَيْهِ (فَلَا يُكْفَرُ) بِضَمٍّ فَسُكُونٍ: أَيْ لَا يُنْسَبُ إِلَى الْكُفْرِ (جَاحِدُهُ)

- **رد المحتار:**

(قَوْلُهُ: وَتَأْخِيرُ الْوِتْرِ إلَخْ) أَيْ يُسْتَحَبُّ تَأْخِيرُهُ؛ لِقَوْلِهِ ﷺ: «مَنْ خَافَ أَنْ لَا يُوتِرَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ، وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ؛ فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ، وَذَلِكَ أَفْضَلُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُمَا وَتَمَامُهُ فِي «الْحِلْيَةِ». وَفِي «الصَّحِيحَيْنِ»: «اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ وِتْرًا»، وَالْأَمْرُ لِلنَّدْبِ بِدَلِيلِ مَا قَبْلَهُ، «بَحْرٌ». (قَوْلُهُ: فَإِنْ فَاقَ إلَخْ) أَيْ إذَا أَوْتَرَ قَبْلَ النَّوْمِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، وَلَا كَرَاهَةَ فِيهِ بَلْ هُوَ مَنْدُوبٌ، وَلَا يُعِيدُ الْوِتْرَ، لَكِنْ فَاتَهُ الْأَفْضَلُ الْمُفَادُ بِحَدِيثِ «الصَّحِيحَيْنِ»، «إمْدَادٌ». وَلَا يُقَالُ: إنَّ مَنْ لَا يَثِقُ بِالِانْتِبَاهِ فَالتَّعْجِيلُ فِي حَقِّهِ أَفْضَلُ كَمَا فِي «الْخَانِيَّةِ»، فَإِذَا انْتَبَهَ بَعْدَمَا عَجَّلَ يَتَنَفَّلُ وَلَا تَفُوتُهُ الْأَفْضَلِيَّةُ؛ لِأَنَّا نَقُولُ: الْمُرَادُ بِالْأَفْضَلِيَّةِ فِي الْحَدِيثِ السَّابِقِ هِيَ الْمُتَرَتِّبَةُ عَلَى خَتْمِ الصَّلَاةِ بِالْوِتْرِ وَقَدْ فَاتَتْ، وَالَّتِي حَصَّلَهَا هِيَ أَفْضَلِيَّةُ التَّعْجِيلِ عِنْدَ خَوْفِ الْفَوَاتِ عَلَى التَّأْخِيرِ فَافْهَمْ وَتَأَمَّلْ.

- **فتاویٰ ہندیہ:**

وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ منه إلَى غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ وهو الْحُمْرَةُ عِنْدَهُمَا وَبِهِ يُفْتَى هَكَذَا في «شَرْحِ الْوِقَايَةِ» وَعِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ: الشَّفَقُ هو الْبَيَاضُ الذي يَلِي الْحُمْرَةَ هَكَذَا في «الْقُدُورِيِّ»، وَقَوْلُهُمَا أَوْسَعُ لِلنَّاسِ، وَقَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَحْوَطُ؛ لِأَنَّ الْأَصْلَ في بَابِ الصَّلَاةِ أَنْ لَا يَثْبُتَ فيها رُكْنٌ وَلَا شَرْطٌ إلَّا بِمَا فيه يَقِينٌ كَذَا في «النِّهَايَةِ» نَاقِلًا عن «الْأَسْرَارِ» وَ«مَبْسُوطِ شَيْخِ الْإِسْلَامِ». وَوَقْتُ الْعِشَاءِ وَالْوِتْرِ من غُرُوبِ الشَّفَقِ إلَى الصُّبْحِ كَذَا في «الْكَافِي»، وَلَا يُقَدَّمُ الْوِتْرُ على الْعِشَاءِ؛ لِوُجُوبِ التَّرْتِيبِ لَا لِأَنَّ وَقْتَ الْوِتْرِ لم يَدْخُلْ، حتى لو صلى الْوِتْرَ قبل الْعِشَاءِ نَاسِيًا أو صَلَّاهُمَا فَظَهَرَ فَسَادُ الْعِشَاءِ دُونَ الْوِتْرِ فإنه يَصِحُّ الْوِتْرُ وَيُعِيدُ الْعِشَاءَ وَحْدَهَا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ؛ لِأَنَّ التَّرْتِيبَ يَسْقُطُ بِمِثْلِ هذا الْعُذْر ..... وَيُسْتَحَبُّ تَعْجِيلُ الْمَغْرِبِ في كل زَمَانٍ كَذَا في «الْكَافِي» وَكَذَا تَأْخِيرُ الْعِشَاءِ إلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرِ إلَى آخِرِ اللَّيْلِ لِمَنْ يَثِقُ بِالِانْتِبَاهِ، وَمَنْ لم يَثِقْ أَوْتَرَ قبل النَّوْمِ هَكَذَا في «التَّبْيِينِ».

رکعاتِ وتر کی تعداد:

احناف کا مذہب یہ ہے کہ نمازِ وتر کی رکعات تین ہیں، یہ تین رکعات ایک ہی سلام کے ساتھ اکھٹی ادا کرنی ہیں اور یہ سلام تیسری رکعت کے بعد ہی پھیرا جائے گا۔ احناف کا یہ مذہب متعدد دلائل سے ثابت ہے:

حضور اقدس ﷺ سے ثبوت:

1۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ وتر کی دوسری رکعت کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے (بلکہ تیسری رکعت کے بعد ہی سلام پھیرتے تھے)۔

- «سنن النسائي» میں ہے کہ:

١٦٩٧- عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ: أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ.

- «موطأ الإمام محمد» میں ہے کہ:

٢٦٦- عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَبِي أَوْفَى عَنْ سَعدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ: أَنّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ.

- «سنن الدارقطني» میں ہے کہ:

١٦٨٤- عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ.

- «شرح معاني الآثار» میں ہے کہ:

١٦٧٠- عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ.

- «مصنف ابن أبي شيبة» میں ہے کہ:

٦٩١٢- عَنْ سَعدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ.

2۔ حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ تین رکعت وتر کے درمیان میں سلام نہیں پھیرتے تھے بلکہ وتر کی آخری رکعت کے بعد ہی سلام پھیرتے تھے۔

- «سنن النسائي» میں ہے کہ:

١٧٠٠- عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِـ«سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى»، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِـ«قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ»، وَفِي الثَّالِثَةِ بِـ«قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ»، وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ، وَيَقُولُ يَعْنِي بَعْدَ التَّسْلِيمِ: «سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ» ثَلَاثًا.

- «السنن الكبرىٰ للإمام البيهقي» میں ہے کہ:

٥٠٥٩- عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِثَلاثِ رَكَعَاتٍ، لا يُسَلِّمُ فِيهِنَّ حَتَّى يَنْصَرِفَ: الأُولَى بِـ«سَبِحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى»، وَالثَّانِيَةُ بِـ«قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ»، وَالثَّالِثَةُ بِـ«قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ»، وَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ» مَرَّتَيْنِ وَرَفَعَ صَوْتَهُ فِي الثَّالِثَةِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اہلِ مدینہ سے ثبوت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ تین رکعات وتر کے آخر ہی میں سلام پھیرتے تھے۔ اس کے بعد «المستدرك للحاكم» میں ہے کہ یہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وتر ہے اور انہی سے مدینہ والوں نے یہ وتر سیکھی ہے۔

- «المستدرك للحاكم» میں ہے کہ:

١١٤٠- عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوتِرُ بِثَلاَثٍ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ. وَهَذَا وِتْرُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَعَنْهُ أَخَذَهُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ.

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثبوت:

حضرت ابو العالیہ تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرات صحابہ نے یہ سکھایا ہے کہ وتر کی نماز مغرب کی نماز کی طرح ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ ہم وتر کی تیسری رکعت میں قرأت کرتے ہیں۔[یعنی سورتِ فاتحہ اور سورت دونوں پڑھتے ہیں، یا جہراً قرأت مراد ہے۔]

- «شرح معاني الآثار» میں ہے کہ:

١٧٤٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ: عَلَّمَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَوْ عَلَّمُونَا أَنَّ الْوِتْرَ مِثْلُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ غَيْرَ أَنَّا نَقْرَأُ فِي الثَّالِثَةِ، فَهَذَا وِتْرُ اللَّيْلِ، وَهَذَا وِتْرُ النَّهَارِ.

حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ثبوت:

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے اور مغرب کی نماز کی طرح تیسری رکعت کے آخر میں ہی سلام پھیرا کرتے تھے۔

- «مصنف عبد الرزاق» میں ہے کہ:

٤٦٥٩- عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي الثَّالِثَةِ مِثْلَ الْمَغْرِبِ.

وضاحت: ذیل میں ذکر ہونے والے دلائل ''مصنَّف ابن ابی شیبہ'' سے لیے گئے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ثبوت:

امام عبد الرحمن بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وتر تین رکعات ہیں مغرب کی نماز کی طرح۔

٦٨٨٩: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَش، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ

قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: الْوِتْرُ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ كَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ثبوت:

حضرت ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے تین رکعات وتر پڑھی اور آخر ہی میں سلام پھیرا۔

٦٩١٠: عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّهُ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ، لَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ.

حضرت امام مکحول تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:

حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام مکحول تابعی رحمہ اللہ تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے اور آخری رکعت ہی میں سلام پھیرا کرتے تھے۔

٦٩٠٦: عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ، عَنْ مَكْحُولٍ: أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ، لا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ.

امام سعید بن مسیب تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:

امام سعید بن مسیب تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وتر کی دوسری رکعت میں سلام نہیں پھیرا جائے گا۔

٦٩٠٧: عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: لا يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ.

امام ابراہیم نخعی تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:

امام حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابراہیم نخعی تابعی رحمہ اللہ نے مجھے وتر کی دوسری رکعت میں سلام پھیرنے سے منع فرمایا ہے۔

٦٩٠٨: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: نَهَانِي إِبْرَاهِيمُ أَنْ أُسَلِّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ.

امام ابو العالیہ تابعی اور امام خلاس تابعی رحمہما اللہ سے ثبوت:

امام ابو العالیہ تابعی اور امام خلاس تابعی رحمہما اللہ نے زیاد بن ابی مسلم رحمہ اللہ سے فرمایا کہ: وتر اسی طرح

پڑھو جس طرح کہ تم مغرب کی نماز پڑھتے ہو۔

٦٩٠٩: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ وَخِلَاسًا عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَا: اصْنَعْ فِيهِ كَمَا تَصْنَعُ فِي الْمَغْرِبِ.

ایک ہی سلام کے ساتھ تین رکعات وتر مسلمانوں کا متفق علیہ مسئلہ:

حضرت امام حسن بصری تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نمازِ وتر تین رکعات ہیں اور سلام ان کے آخر ہی میں پھیرا جائے گا۔

- «مصنف ابن أبي شيبة» میں ہے کہ:

٦٩٠٤: عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ، لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ.

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے مختلف مذاہب ذکر کرتے ہوئے یہ بھی ذکر فرمایا کہ متعدد ائمہ کرام کے نزدیک وتر کی تین رکعات کے آخر ہی میں سلام پھیرا جائے گا، اور یہی مذہب حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابی بن کعب، حضرت انس، حضرت ابن عباس، حضرت ابن مسعود اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی ثابت ہے۔ یہ مذہب بیان کرنے کے بعد اس مذہب کے متعدد دلائل بیان فرمائے، ملاحظہ فرمائیں:

- «الأوسط للإمام ابن منذر» میں ہے کہ:

وَقَالَتْ طَائِفَةٌ: يُوتِرُ بِثَلَاثٍ، وَمِمَّنْ رُوِيَ عَنْهُ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَابْنُ مَسْعُودٍ، وَأَبُو أُمَامَةَ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ:

٢٦٤٧- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ذَاتَ يَوْمٍ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، ثُمَّ تَجَوَّزَ بَعْدَهَا بِرَكَعَاتٍ، ثُمَّ قَالَ ثَابِتٌ: أَلَا يُوتِرُ؟ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يُرِيَنِي وِتْرَهُ، قَالَ: «فَأَوْتَرَ بِثَلَاثٍ كَأَنَّهُنَّ الْمَغْرِبُ».

٢٦٤٨- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ.

٢٦٤٩- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ عَفَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: الْوِتْرُ بِثَلَاثٍ كَوِتْرِ النَّهَارِ الْمَغْرِبِ.

٢٦٥٠- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ لَمَّا دَفَنَ أَبَا بَكْرٍ وَفَرَغَ مِنْهُ وَقَدْ كَانَ صَلَّى صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ أَوْتَرَ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، وَأَوْتَرَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

٢٦٥١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَارِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَارُونَ الْغَنَوِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ حِطَّانَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: الْوِتْرُ ثَلَاثَةٌ.

٢٦٥٢- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ: أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ يَعْنِي يُوتِرُ بِثَلَاثٍ.

٢٦٥٣- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ: كَانَ أَبُو أُمَامَةَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، وَبِهِ قَالَ أَصْحَابُ الرَّأْيِ، وَقَالَ سُفْيَانُ: أَعْجَبُ إِلَيَّ ثَلَاثٌ.

ان تمام دلائل سے معلوم ہوا کہ احناف کا مذہب حضور اقدس ﷺ سے بھی ثابت ہے، حضرات صحابہ کرام سے بھی اور جلیل القدر تابعین سے بھی الحمد للہ۔

نمازِ وتر کا حکم اور اس کی ادائیگی کا طریقہ:

1۔ نمازِ وتر واجب نماز ہے، اس کی تین رکعات ہیں جو کہ اکھٹی ادا کی جاتی ہیں اور تیسری رکعت کے آخر میں سلام پھیرا جاتا ہے۔

2۔ نمازِ وتر میں دوسری رکعت کے قعدے سے اٹھنے کے بعد پہلے بسم اللہ، پھر فاتحہ اور پھر سورت پڑھے، اس کے بعد تکبیر کے لیے ہاتھ اٹھائے، اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ باندھ لے، پھر دعائے قنوت پڑھے، اس کے بعد رکوع کرکے بقیہ نماز مکمل کرلے۔ (ردالمحتار)

مشہور دُعائے قنوت:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ، وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ○ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ، وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ، وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ، وَنَخْشٰى عَذَابَكَ، اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ○

ترجمہ:

اے اللہ! ہم آپ سے مدد طلب کرتے ہیں، اور آپ سے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور آپ پر ایمان رکھتے ہیں، اور آپ پر بھروسہ کرتے ہیں، اور آپ کی اچھی تعریف کرتے ہیں، اور آپ کا شکر ادا کرتے ہیں، اور آپ کی ناشکری نہیں کرتے، اور ہم اس شخص سے الگ ہوتے ہیں اور اس کو چھوڑتے ہیں جو آپ کی نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں، اور آپ ہی کے لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں، اور آپ ہی کی طرف دوڑتے اور لپکتے ہیں، اور آپ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور آپ کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ یقیناً آپ کا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

• الدر المختار:

بَابُ الْوِتْرِ وَالنَّوَافِلِ: (هُوَ فَرْضٌ عَمَلًا وَوَاجِبٌ اعْتِقَادًا وَسُنَّةٌ ثُبُوتًا) بِهَذَا وَفَّقُوا بَيْنَ الرِّوَايَاتِ، وَعَلَيْهِ (فَلَا يُكْفَرُ) بِضَمٍّ فَسُكُونٍ: أَيْ لَا يُنْسَبُ إلَى الْكُفْرِ (جَاحِدُهُ) .... (وَهُوَ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ بِتَسْلِيمَةٍ) كَالْمَغْرِبِ ...... (وَيُكَبِّرُ قَبْلَ رُكُوعِ ثَالِثَتِهِ رَافِعًا يَدَيْهِ) كَمَا مَرَّ ثُمَّ يَعْتَمِدُ، وَقِيلَ كَالدَّاعِي. (وَقَنَتَ فِيهِ) وَيُسَنُّ الدُّعَاءُ الْمَشْهُورُ.

دُعائے قنوت یاد نہ ہونے کا حکم:

نمازِ وتر میں دعائے قنوت سے متعلق جو الفاظ احادیث اور آثار سے ثابت ہیں ان کا اہتمام کرنا بہتر اور افضل ہے، اس لیے ان الفاظ کو یاد کرنے اور ان کو پڑھنے کا اہتمام ہونا چاہیے۔ البتہ اگر کسی کو احادیث سے ثابت شدہ دعائے قنوت کے الفاظ یاد نہ ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ انھیں یاد کرنے کا اہتمام کرے اور جب تک وہ یاد نہ ہو جائیں یا جس شخص کو وہ الفاظ یاد نہ ہوتے ہوں تو وہ نمازِ وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کی بجائے قرآن وسنت سے ثابت کوئی بھی مناسب عربی دعا پڑھ لیا کرے، جیسے یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔“

یا تین بار یہ کہہ دیا کرے: ”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ“، یا تین بار ”يَارَبِّ“ کہہ دیا کرے۔

فقہی عبارات

• فتاویٰ ہندیہ:

وَلَيْسَ فِي الْقُنُوتِ دُعَاءٌ مُؤَقَّتٌ، كَذَا فِي «التَّبْيِينِ»، وَالْأَوْلَى أَنْ يَقْرَأَ: «اللَّهُمَّ إنَّا نَسْتَعِينُكَ» وَيَقْرَأُ بَعْدَهُ: «اللَّهُمَّ اهْدِنَا فِيمَنْ هَدَيْت». وَمَنْ لم يُحْسِنِ الْقُنُوتَ يقول: «رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ»، كَذَا فِي «الْمُحِيطِ»، أو يقول: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لنا»، وَيُكَرِّرُ

ذلك ثَلَاثًا، وهو اخْتِيَارُ أبي اللَّيْثِ، كَذَا في «السِّرَاجِيَّةِ». (الْبَابُ الثَّامِنُ في صَلَاةِ الْوِتْرِ)

- **حلبی صغیر:**

والدعاء المشهور في القنوت: «اللّٰهُمَّ إنا نستعينك ونستغفرك ونستهديك ونؤمن لك ونتوب إليك ونتوكل عليك ونثني عليك الخير كله نشكرك ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك، اللّٰهُمَّ إياك نعبد ولك نصلي ونسجد وإليك نسعى ونحفد نرجو رحمتك ونخشى عذابك إن عذابك بالكفار ملحق». ويضم إليه قنوت الحسن بن علي رضي الله عنهما: «الله اهدني فيمن هديت وعافني فيمن عافيت وتولني فيمن توليت وبارك لي فيما أعطيت وقني شر ما قضيت فإنك تقضي ولا يقضى عليك، إنه لا يذل من واليت ولا يعز من عاديت، تباركت ربنا وتعاليت نستغفرك اللّٰهُمَّ ونتوب إليك». ويزيد إن شاء الله وصلى الله على النبي وعلى آله وصحبه وسلم. ومن لا يحسن القنوت يقول: «ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار»، أو يقول: «اللّٰهُمَّ اغفر لي»، ويكررها ثلاثا، وقيل: يقول: «يارب» ويكررها ثلاثا.

- **ردالمحتار:**

وَمَنْ لَا يُحْسِنُ الْقُنُوتَ يَقُولُ: «رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً» [البقرة: ٢٠١] الْآيَةَ. وَقَالَ أَبُو اللَّيْثِ: يَقُولُ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي» يُكَرِّرُهَا ثَلَاثًا، وَقِيلَ يَقُولُ: «يَا رَبِّ» ثَلَاثًا، ذَكَرَهُ فِي «الذَّخِيرَةِ». اهـ.
(باب الوتر والنوافل)

- **درر الحكام شرح غرر الاحکام:**

(وَمَنْ لَمْ يُحْسِنْهُ) أَيِ الْقُنُوتَ (يُسْتَحَبُّ لَهُ أَنْ يَقُولَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي) مَرَّاتٍ (ثَلَاثًا) وَهُوَ اخْتِيَارُ الْإِمَامِ أَبِي اللَّيْثِ (أَوْ) يَقُولُ: (اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) وَهُوَ اخْتِيَارُ سَائِرِ الْمَشَايِخِ، كَذَا فِي «مِعْرَاجِ الدِّرَايَةِ». (أحوال الوتر)

- **الموسوعة الفقهية الكويتية:**

وَمَنْ لَا يُحْسِنُ الْقُنُوتَ بِالْعَرَبِيَّةِ أَوْ لَا يَحْفَظُهُ فَفِيهِ ثَلَاثَةُ أَقْوَالٍ مُخْتَارَةٍ: قِيل: يَقُول: «يَا رَبِّ»

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَرْكَعُ، وَقِيل: يَقُول: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَقِيل: يَقُول: اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. قَال ابْنُ نُجَيْمٍ بَعْدَ أَنْ ذَكَرَ الأَقْوَال الثَّلَاثَةَ: وَالظَّاهِرُ أَنَّ الاِخْتِلاَفَ فِي الأَفْضَلِيَّةِ لَا فِي الْجَوَازِ، وَأَنَّ الأَخِيرَ أَفْضَل لِشُمُولِهِ، وَأَنَّ التَّقْيِيدَ بِمَنْ لَا يُحْسِنُ الْعَرَبِيَّةَ لَيْسَ بِشَرْطٍ، بَل يَجُوزُ لِمَنْ يَعْرِفُ الدُّعَاءَ الْمَعْرُوفَ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى وَاحِدٍ مِمَّا ذُكِرَ لِمَا عَلِمْتَ أَنَّ ظَاهِرَ الرِّوَايَةِ عَدَمُ تَوْقِيتِهِ. (القنوت في الوتر)

- البحر الرائق:

ثُمَّ إنَّ الدُّعَاءَ الْمَشْهُورَ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ: «اللَّهُمَّ إنَّا نَسْتَعِينُك وَنَسْتَغْفِرُك وَنُؤْمِنُ بِك وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْك وَنُثْنِي عَلَيْك الْخَيْرَ كُلَّهُ نَشْكُرُك وَلَا نَكْفُرُك وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ من يُفْجِرُك، اللَّهُمَّ إيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَك نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْك نَسْعَى وَنَحْفِدُ نَرْجُو رَحْمَتَك وَنَخْشَى عَذَابَك إنَّ عَذَابَك بِالْكُفَّارِ مُلْحَقٌ» .... إلخ (باب الوتر والنوافل)

نمازِ وتر میں دعائے قنوت بھول جانے کا حکم:

نمازِ وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اگر کوئی شخص دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں چلا جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ واپس نہ آئے بلکہ آخر میں سجدہ سہو کر لے تو نماز درست ہو جائے گی۔ (ردالمحتار)

- الدر المختار:

(وَلَهَا وَاجِبَاتٌ) لَا تَفْسُدُ بِتَرْكِهَا وَتُعَادُ وُجُوبًا فِي الْعَمْدِ وَالسَّهْوِ إنْ لَمْ يَسْجُدْ لَهُ ...... (وَ) قِرَاءَةُ (قُنُوتِ الْوِتْرِ) وَهُوَ مُطْلَقُ الدُّعَاءِ وَكَذَا تَكْبِيرُ قُنُوتِهِ وَتَكْبِيرَةُ رُكُوعِ الثَّالِثَةِ، زَيْلَعِيٌّ.

ماہِ رمضان میں نمازِ وتر کی جماعت کا حکم:

ماہِ رمضان المبارک میں نمازِ وتر کی جماعت افضل اور مستحب ہے، اس لیے اس کا اہتمام ہونا چاہیے۔ (رد المحتار)

باجماعت وتر کا طریقہ:

باجماعت نمازِ وتر کا طریقہ وہی ہے جو عام دنوں میں وتر کی نماز کا ہے کہ تین رکعات اکھٹی ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں، البتہ باجماعت وتر میں امام تیسری رکعت میں جب دعائے قنوت کے لیے تکبیر کہنے کے بعد خاموش رہے گا تو اس دوران امام اور مقتدی سب دعائے قنوت پڑھیں گے۔

- فتاویٰ ہندیہ:

وَيُوتِرُ بِجَمَاعَةٍ فِي رَمَضَانَ فَقَطْ، عليه إجْمَاعُ الْمُسْلِمِينَ، كَذَا فِي «التَّبْيِينِ». الْوِتْرُ فِي رَمَضَانَ بِالْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ من أَدَائِهَا فِي مَنْزِلِهِ، وهو الصَّحِيحُ، هَكَذَا فِي «السِّرَاجِ الْوَهَّاجِ»، وقال بَعْضُهُمْ: الْأَفْضَلُ أَنْ يُوتِرَ فِي مَنْزِلِهِ مُنْفَرِدًا، وهو الْمُخْتَارُ، هَكَذَا فِي «التَّبْيِينِ». (فَصْلٌ فِي التَّرَاوِيحِ)

- رد المحتار علی الدر المختار:

(قَوْلُهُ: تَصْحِيحَانِ) رَجَّحَ الْكَمَالُ الْجَمَاعَةَ بِأَنَّهُ ﷺ كَانَ أَوْتَرَ بِهِمْ ثُمَّ بَيَّنَ الْعُذْرَ فِي تَأَخُّرِهِ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي التَّرَاوِيحِ. فَالْوِتْرُ كَالتَّرَاوِيحِ، فَكَمَا أَنَّ الْجَمَاعَةَ فِيهَا سُنَّةٌ فَكَذَلِكَ الْوِتْرُ، «بَحْرٌ». وَفِي «شَرْحِ الْمُنْيَةِ»: وَالصَّحِيحُ أَنَّ الْجَمَاعَةَ فِيهَا أَفْضَلُ، إلَّا أَنَّ سُنِّيَّتَهَا لَيْسَتْ كَسُنِّيَّةِ جَمَاعَةِ التَّرَاوِيحِ. اهـ. قَالَ الْخَيْرُ الرَّمْلِيُّ: وَهَذَا الَّذِي عَلَيْهِ عَامَّةُ النَّاسِ الْيَوْمَ اهـ. وَقَوَّاهُ الْمُحَشِّي أَيْضًا بِأَنَّهُ مُقْتَضَى مَا مَرَّ مِنْ أَنَّ كُلَّ مَا شُرِعَ بِجَمَاعَةٍ فَالْمَسْجِدُ أَفْضَلُ فِيهِ. (باب الوتر والنوافل)

تحقیقِ حدیث: نمازِ وتر کے بعد دو سجدوں میں مخصوص تسبیح پڑھنے کی فضیلت

عوام میں یہ حدیث مشہور ہے کہ: حضور اقدس ﷺ نے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ: جو مؤمن مرد اور عورت نمازِ وتر کے بعد دو سجدے کرے اور ہر سجدے میں پانچ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے: ’’سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ‘‘ تو قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ وہ اپنی جگہ سے اُٹھا بھی نہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما چکا ہوگا، اور اس کو سو بار حج کرنے، سو بار عمرہ کرنے کا اور شہدا کا ثواب عطا فرمائے گا، اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف ہزار فرشتے بھیجے گا جو اس کے لیے نیکیاں لکھیں گے، اور گویا کہ اس نے سو غلام آزاد کرلیے، اور اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا، اور یہ ساٹھ جہنمیوں کی سفارش کرے گا اور اس کو شہادت کی موت نصیب ہوگی۔

تبصرہ:

احادیث کی کتب سے اس روایت کا کوئی معتبر ثبوت نہیں ملتا، بلکہ حضرت علامہ شامی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب ’’ردالمحتار‘‘ میں ’’شرح المنیہ‘‘ کے حوالے سے اس روایت کو منگھڑت، باطل اور بے اصل قرار دیا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

- رد المحتار على الدر المختار:

وَحَاصِلُهُ: أَنَّ مَا لَيْسَ لَهَا سَبَبٌ لَا تُكْرَهُ مَا لَمْ يُؤَدِّ فِعْلُهَا إلَى اعْتِقَادِ الْجَهَلَةِ سُنِّيَّتَهَا كَالَّتِي يَفْعَلُهَا بَعْضُ النَّاسِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَرَأَيْت مَنْ يُوَاظِبُ عَلَيْهَا بَعْدَ صَلَاةِ الْوِتْرِ، وَيَذْكُرُ أَنَّ لَهَا أَصْلًا وَسَنَدًا فَذَكَرْت لَهُ مَا هُنَا فَتَرَكَهَا، ثُمَّ قَالَ فِي «شَرْحِ الْمُنْيَةِ»: وَأَمَّا مَا ذَكَرَ فِي «الْمُضْمَرَاتِ» أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا: «مَا مِنْ مُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ» إلَى آخِرِ مَا ذَكَرَ فَحَدِيثٌ مَوْضُوعٌ بَاطِلٌ، لَا أَصْلَ لَهُ. (باب سجود التلاوة: مطلب في سجدة الشكر)

اس لیے اس کو حدیث سمجھنے اور اس کو بیان کرنے سے اجتناب کرنا ضروری ہے، حتی کہ جامعہ دارالعلوم کراچی کے فتویٰ کے مطابق اس پر عمل کرنا بھی جائز نہیں۔ (فتویٰ نمبر: ۱۸۲۹/ ۶۷)

احادیث بیان کرنے میں شدید احتیاط کی ضرورت:

احادیث کے معاملے میں بہت ہی زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے، کیوں کہ کسی بات کی نسبت حضور اقدس حبیبِ خدا ﷺ کی طرف کرنا یا کسی بات کو حدیث کہہ کر بیان کرنا بہت ہی نازک معاملہ ہے، جس کے لیے شدید احتیاط کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ آجکل بہت سے لوگ احادیث کے معاملے میں کوئی احتیاط نہیں کرتے، بلکہ کہیں بھی حدیث کے نام سے کوئی بات مل گئی تو مستند ماہرین اہلِ علم سے اس کی تحقیق کیے بغیر ہی اس کو حدیث کا نام دے کر بیان کر دیتے ہیں، جس کے نتیجے میں امت میں بہت سی منگھڑت روایات عام ہو جاتی ہیں۔ اور اس کا بڑا نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ ایسی بے اصل اور غیر ثابت روایت بیان کر کے حضور اقدس ﷺ پر جھوٹ باندھنے کا شدید گناہ اپنے سر لے لیا جاتا ہے۔

ذیل میں اس حوالے سے دو احادیث مبارکہ ذکر کی جاتی ہیں تاکہ اس گناہ کی سنگینی کا اندازہ لگایا جا سکے۔

1۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ’’جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔‘‘

۱۱۰- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «...وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».

2۔ صحیح مسلم میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ: ’’مجھ پر جھوٹ نہ بولو، چنانچہ جو مجھ پر جھوٹ باندھتا ہے تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔‘‘

۲- عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رضى الله عنه يَخْطُبُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ».

ان وعیدوں کے بعد کوئی بھی مسلمان منگھڑت اور بے بنیاد روایات پھیلانے کی جسارت نہیں کر سکتا اور نہ ہی بغیر تحقیق کیے حدیث بیان کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔